نتیجہ پر پہونچاتا ہے۔ اُس کی تشریح ضروری نہیں۔ (۹) شفاخانہ میں اُسے رکھا تب اور مکان پر رکھا۔ تب بھی اُن کی حرکات پر لوگوں کی چہ میگوئیاں رہیں۔ حتّے کہ اس کی موت ہوئی اور سنسکار کے دن مجھے شامل ہونا اور ان گندے اشارات کا اشارہ پانا پڑا۔ آہ! کانا پھوسیاں ہوتی تھیں۔ کہ کوئی پوچھے کون مری یا یہ دھرمپال کی کیا لگتی تھی۔ تو کیا لیکن اس پر ناگفتہ بہ خیالات دل سے اُٹھتے اور زبان پر آکر رک جاتے تھے (۱۰) لیکھ اور غریب کی عورت سے اس کے ناجائز تعلق کے چشم دید واقعات ایک شریف بھائی نے بیان کئے۔ افسوس پکڑا جانے پر بھی یہ اس عورت کی نسبت کچھ نعرہ کہتا ہے اور وہ شریف بھائی اس خیال سے معاملہ کو دبا دیتا ہے۔ کہ کہیں وہ غریب آدمی عزت کے پاس سے کچھ ناکردنی نہ کر گذرے۔ (۱۱) ان سب کے علاوہ کئی بُرے تعلقات کا پتہ لگتا ہے۔ یہ باہر کئی جگہ اپنی سیاہ کاریوں سے ذلیل ہوا ایک جگہ ایک بدھو کے یہاں تین تین دن ٹھہرتا ہے۔ ایک جگہ بند گاڑیوں میں بیٹھ کر دونوں طرف کے شیشے چڑھائے ایک اور ساتھی کو سیر کراتا پھرتا ہے۔ چرچے عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ صدہا لوگ ان معاملوں کا خیال کر کے دانتوں میں انگلیاں دیتے ہیں۔ اور ادھر ادھر دیکھتے ہیں۔ کہ کب اس بدمعاش کا تدارک ہوتا ہے۔

دھرمپال کا پول کھل گیا۔ اُسے لوگوں نے دھرم پاڑ۔ یا دھرم گال[+] ہی جان لیا۔ مگر ایک بزدل آدمی نمائشی طور پر ڈینگ پھر بھی مارے جاتا ہے۔ کہ کوئی مادر زاد میرے پاؤں نہیں ہلا سکتا۔ حالانکہ میرا دعوٰے ہی تھا۔ کہ اور کوئی نہیں صرف دھرمپال ہی اپنے سیاہ کارناموں سے اپنے روشن نام پر سیاہی کے داغ نہیں بلکہ گہری تہ لگا رہا ہے۔ راہ بیٹھے سانپ کو لاٹھی رسید کرنا تو اب جان کر کوئی کاری ضرب لگا ہی دے۔ تو بھی تھوڑی پر سانپ زہر گھولا کرتا ہے۔ پس اس وقت لاہور سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا یا آریوں کے برخلاف دھرمپال کی تحریریں محض زہر گھولنے کے مشابہ ہیں۔ مکاشفات کے ذریعہ ابھی نہ جانے کن شریفوں کی ذلت ہوگی۔ ورنہ اگر کتاب کا اصل جواب دھرمپال دینے لگے۔ تو واقعات دیکھکر سرد آہ بھرتے ہوئے یہی کہیگا ۔ تن شدہ جملہ داغ داغ پنبہ

+ اسی نام کا ایک رسالہ بھی چھپا تھا (مسلمان)

کجا کجا نہم"۔ وہ بہانہ بازی کر سکتا ہے۔ جوڑ توڑ کر کے اوروں کی نسبت جعلی چٹھیاں لکھوا سکتا ہے۔ یا اپنی نسبت تحریریں لے سکتا ہے۔ جس کے ثبوت مجھے کئی بھائیوں سے مل چکے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں۔ وہ اپنی بریت کا وہم و گمان ہی کیسے کر سکتا ہے۔ واقعات کا جواب تو وہ آئندہ کئی جنموں میں بھی نہیں دے سکتا۔ خاصکر جب اس کی تحریروں سے ہی ثبوت و ایک گونہ اقبال ملتے ہیں۔ اگر وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ پاک تعلق ثابت کرے اُن عورتوں سے کہ جن کا اوپر ذکر ہوا تو ناممکن ہے۔ کیونکہ آریہ پرش عورت مرد کے تعلقات کی نسبت جو راز کی حالت ہے اُسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ ایک شخص غیر شادی شدہ ایک گھر میں جہاں نہ اُنکی ماں رہتی ہے نہ بہن نہ اور عورت اکیلا غیر عورتوں کو لیکر بیٹھتا ہے۔ ان کی خاطر تواضع میں صدہا روپیہ اجاڑتا ہے اُسی کے ساتھ سیر کرتا۔ بغیر کسی اور شریف کی معرفت بات کر کے خود ہی شادی کی تجویزیں۔ بدھواؤں سے کرتا اکیلا اور شہروں میں بدھوا عورتوں کے گھروں میں جا کر رہتا۔ اکیلا علیحدہ اُن کے پاس سوتا ہے تو اُسکا پاک دامن رہنا ممکنات سے بالاتر ہے۔ اور ایسے کی بریت کی توقع رکھنا ؎ "این خیال است و محال است و جنوں" والا معاملہ ہے

لیکن صاحبان ان ظاہری حالات سے بھی بڑھکر دھار مک لوگوں کے دلوں کو چوٹ لگنے والے چشم دید حال ہمارے شریف بھائی بیان کرتے ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ دھرمپال غیروں کے متعلق عجیب بناوٹیں کر کے شریف مرد اور عورتوں کو بدنام کرتا ہے ؎

شور بختاں بآرزو خواہند   مقبلاں راز وال نعمت و جاہ

یعنے بدنصیبوں کی خواہش ہی خوش نصیبوں کے دولت و عزت کا ناش کرنا ہوتی ہے۔

(ماسٹر لچھمن داس رام نگری۔ از لاہور)[+]

+ جہاشہ دھرمپال اپنا جواب بھیجیگا تو درج کیا جائیگا (مسلمان)

ہاتھی کے دانت

سماجی مترو نکے کیلئے قابل عبرت

دیو اُسر سنگرام تو دنیا میں ہمیشہ سے ہوتا ہی چلا آیا ہے۔ اور بدکردار و دُشٹ لوگ

بھلے مانس نیکوکار آدمیوں سے دوبدو ہوتے ہی رہے ہیں۔ مگر اس زمانے میں جہاں اور نیک وبدباتوں پر بہت کچھ اضافہ ہوگیا ہے۔ اس سنگرام کیلئے بھی نئے نئے قوانین وضع کیئے جارہے ہیں۔ اور جہاں جہاں اسکی ہل چل مچتی ہے۔ کچھ ایسے ڈھب سے مچتی ہے کہ دیکھنے والے بے ساختہ پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ اگر نیکوں نے نیکی اور فروتنوں نے فروتنی میں ترقی حاصل کرلی ہے۔ تو بدکرداروں نے بدکرداری اور ڈھشٹوں نے ڈھشٹ پن کو اُس الکمال تک پہونچا دیا ہے۔ غالباً اس سنگرام کیلئے پہلے پہل کسی وسیع میدان کی بھی ضرورت پڑتی ہوگی۔ اور انواع واقسام کے ہتھیار بھی درکار ہوتے ہونگے۔ مگر اس زمانے میں نہ تو کسی کفدست میدان کی ضرورت ہے نہ انواع واقسام کے ہتھیاروں کی۔ بلکہ جدھر دیکھو۔ زبان وقلم کے بھروسے پر ایک ایسا اودھم مچ رہا ہے۔ کہ اظہار تعجب کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں ہندوستان کے پرجوش آریوں کی اُن تحریروں کو جو اُنہوں نے اسلام کے برخلاف لکھی ہیں۔ اور اُن کے اُس سنہری اصول کو دیکھکر سخت تعجب ہوتا ہے۔ جو ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ میں بدیں مضمون درج ہے کہ :-

"بڑے ہی ضدی اور ہتم دینے شریر بلکہ عقل کے دشمن ہیں وہ لوگ جو متکلم کے خلاف منشاء کسی کلام کے معنے کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عقل اندھیرے میں پھنسکر زائل ہوجاتی ہے"

شائد یہ اصول محض بغرض نمائش گھڑا گیا ہوگا۔ تا کہ دیکھنے والونکو آریہ سماج کا جھوٹ سچ نظر آئے اور وہ بدنما داغ جو اس قوم کے ماتھے پر لگ چکا ہے۔ عدالت وانصاف کی صورت میں جلوہ گر ہو میرے اس خیال کی صداقت اُن لوگوں پر روشن ہوگی جنہوں نے مذکورہ بالا اصول کو مدنظر رکھکر ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سملاس کو مطالعہ کیا ہوگا۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے سر پر الزام لگا کر خدائے کریم کی ذات پاک کو ایسی نا ملائم اور گندی صفات سے متصف کیا گیا ہے جنہیں بری سے برا انسان بھی اپنے لئے گوارا نہیں کرسکتا۔ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ حالانکہ مسلمانونکا عقیدہ یہ ہے کہ خدائے پاک مبرا عن العیوب اور مستجمع جمیع صفات کمال ہے۔ قصیدۂ بدء الامالی میں ہے ؎

الہ الخلق مولانا قدیم — وموصوف باوصاف الکمال

قرآن پاک از اول تا آخر اس عقیدے کی تصریح سے بھرا ہوا ہے۔ اور جا بجا صفات ایزدی کو بیان کرتا ہوا اُنکی پاکیزگی کا اظہار کر رہا ہے۔ اور خدائے کریم کے اسما کو اسماء حسنیٰ قرار دیتا ہے۔ اور اُن لوگوں پر جو فرشتوں یا انسانوں کو خدا کے بیٹے اور بیٹیاں کہتے ہیں بہت بڑے وعید کر رہا ہے۔ غرض اُنہیں کوئی ایسی ناپاک صفت موجود نہیں جیسے سوامی جی مہاراج نے تحریر فرمائی ہے۔ اسپر بھی یہ خیال ہے کہ ہم کچھ پاتے نہیں۔ بلکہ جیسے کچھ بات ہو۔ اسی برا سمجھتے ہیں بہت خوب ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد +

علاوہ اسکے آیات قرآنی کا وہ مطلب تحریر کیا گیا ہے جسے قواعد عربیہ کے رو سے نفس آیات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جو آجتک کسی مسلمان کے وہم وگمان تک نہیں گذرا۔ اگر کسی کو ہماری اس خیال کی تصدیق منظور ہو۔ تو حق پرکاش منگوا کر دیکھے۔ جسکا جواب تحریر کرنے میں آجتک آریہ سماج خاموش ہے یہ تو حال ہے اُس مہرشی کا جسے بانئے آریہ سماج ہونیکا فخر ہے اور خود اصول مذکورہ جسکی طبع سوراج کی ایک لہر ہے اور جو منو مہاراج کے قول کے برخلاف برہمن ہو کر سوامی دیانند کے نام سے مشہور ومعروف ہے العجب ثم العجب۔ ناظرین اس پر قیاس کرسکتے ہیں کہ جب اصول مذکورہ کے موجد کا یہ حال ہے کہ ؎ بحر رجز کو چھوڑ کے بحر رمل چلے" تو پھر بیچارے متبعین کا کیا حال ہوگا۔ ہم بخوف طوالت اُنکے طریق عمل کے تذکرے کو ترک کرتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ اس چھوٹے سے مضمون کو سب وشتم اور گندہ و ناپاکیزگی سے بھر دیں۔ کیونکہ اسجگہ ہمارا مدعا صرف اس قدر جتلا دینا ہے کہ اصول مذکورہ محض بغرض نمائش گھڑا گیا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ سوامی جی مہاراج جیسے عقیل وفہیم مذہبی ریفارمر سے ایسی نا ملائم و فحش غلطی سرزد ہو جسے بچے بھی آوازے کسیں تو بیجا نہیں۔ سو یہ ہمارا مدعا ایسا ظاہر و باہر ہے جس کے اثبات کیلئے کسی خارجی دلیل کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ سوامی جی کا ارشاد ہے۔ کہ مسلمانونکا خدا دھوکے باز۔ مکار۔ لڑاکا اور غیر منصف وظالم ہے۔ بھلا کوئی کسی مسلمان سے پوچھ کر تو دیکھے۔ کہ وہ کیا جواب دیتا ہے۔ اگر اُسکا جواب سوامی جی کی مدعا کی برخلاف رہا اور یقیناً رہیگا۔ تو سوائے اس کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ہائے ری نمائش تیرا ستیاناس ہو۔ یہ تیرا ہی بہروپ ہے۔ کہ تو صادقوں کو کاذب اور کاذبونکو صادق بنا کر دکھلاتی ہے۔ اور تیرا اثر آریہ سماج کے ہر رگ وپے میں ایسا دوڑا ہوا ہے جیسا جسم انسان میں خون کا۔ مگر یاد رکھ تو ایک ملمع ہے اور" جب تاؤ دیا جائیگا ہو جائیگا منہ فق"

سماجی دوستو اگر ہمارا یہ خیال غلط ہے اور اصول مذکورہ نمائش پر مبنی نہیں تو بتلاؤ تمہارے سوامی جی نے متکلم کے منشار کے خلاف کیوں آیات قرآنی کا مطلب تحریر کیا اور کس لیے مسلمانوں کے عقیدے کے برخلاف اُن کے خدا کو رذائل صفات سے متصف کیا - سچ کہنا - دل میں تو ضرور کہتے ہوگے کہ ہم الزام اُن کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا - اگر کوئی یجروید کے اس منتر "برہمنو کھ ماسدھ باہورا جنیئے کرتہ - اُرو تدسیہ یدو شیہ پدبھیا دو نگ اجاتہ" سے یہ ثابت کرے کہ آریہ سماج کے پرمیشور اور اوم جی مہاراج کے منہ اور بازوؤں اور ٹانگوں وغیرہ میں عورتوں کی طرح رحم یا بچہ دان موجود ہے - جس سے برہمن اور چھتری اور شودر وغیرہ اُتپن ہوتے ہیں اور یہ کہ وہ مجسم ہے تو کیا جواب دوگے - یا کوئی پوچھ بیٹھے کہ ستیارتھ پرکاش کے پہلے سملاس کے بموجب اوم یا پرمیشر کے نام - اندر - پرتھوی جل - اکاش - وایو - گنیش وغیرہ ہیں - جنکے لغوی معنی سورج - زمین - پانی - خلا - ہوا اور ہاتھی وغیرہ ہیں تو کیا یہ چیزیں اوم اور پرمیشر ہیں اور کیا ہاتھی جی مہاراج بھی اوم ہیں کیا یہی سروشکتیمان دیالو اور کرپالو وغیرہ ہیں تو کیا کہوگے - ذرا سوچ کر کہنا -

تاریخ عالم کی ورق گردانی کرنیوالے لوگ جانتے ہیں کہ جب کسی قوم کے سر پر ادبار کی گھٹا چھا جاتی ہے تو اُسی قوم کے اکثر افراد قومی دستور اور مذہب کے خلاف عمل کر کے عادات - اخلاق اور اوضاع و اطوار میں ایسے پست ہو جاتے ہیں کہ خود پستی کو اُنکے حال پر آنسو بہانے پڑتے ہیں - مگر تاہم ایسی حالت میں بھی چند ایک قدسی نفوس ایسے موجود رہتے ہیں جو اصل مذہب کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں اور لوگوں کو انواع و اقسام کے مواعظ حسنہ سے اصل مذہب کی طرف متوجہ کرتے رہتے ہیں کیونکہ کسی چیز کا بیخ ناس ہو جانا قانون قدرت کے برخلاف ہے - عیسائیوں اور یہودیوں بلکہ دنیا کی تمام اقوام میں اس اصول کی سینکڑوں مثالیں پائی جاتی ہیں - اگر تم بھی یہ خیال کرتے ہو کہ وید توحید کی تعلیم دینیوالے ہیں اور لوگوں نے ویدوں کے من گھڑت معنی بنا کر اُنہیں توحید سے پھیر لیا ہے تو سوامی دیانند جی مہاراج کے وجود باجود سے پیشتر کے لوگوں کے نام لو - جنہوں نے ویدوں کے رو سے توحید کا اُپدیش کیا ہو اور عناصر و اوثان پرستی سے نفرت دلائی ہو - مگر یاد رکھنا اناپ شناپ باتیں نہ بنانا - کسی معتبر تاریخ کے حوالے سے لکھنا اور اُن کے اُپدیشوں کی اصل عبارت معہ ترجمہ تحریر کرنا ورنہ کہنا پڑیگا - دل قید سے ویدوں کی جو آزاد کرینگے - اک راہ نئی خلد کی ایجاد کرینگے (محمد عصمت اللہ عاصی آروی)

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیے گئے ہیں یہی کہ بانیہ شائد تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں - تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں - چھٹی جلد زیر طبع ہے -

جلد اول - سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
" دوم - سورہ آل عمران نساء عہ
" سوم - سورہ مائدہ انعام اعراف عہ
" چہارم - تا سورہ نحل ۱۴ پارہ تک عہ
" پنجم - تا سورہ فرقان عہ

پانچوں جلدیں ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ...

دلیل الفرقان :- مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب نہایت قابل دید ہے - ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ - آریوں کی تردید میں یہ مختصر سا رسالہ نہایت کارآمد ہے - ۱ر

آیات متشابہات - اصول تفسیر و آیات متشابہات کی تحقیق - ۳ر

تہذیب - مذہبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں ۱ر

فتوحات اہلحدیث - چیفکورٹ - ہائیکورٹ پنجاب - اودھ - بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے ۴ر

ادب العرب - صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علما نے پسند فرمایا ہے - ۶ر

خصائل النبی - شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں گے بہت مفید ہے کئی دفعہ چھپ چکا ہے - ۱ر

"تغلیب الاسلام - بجواب تہذیب الاسلام"

عبدالغفور (نو آسیہ دہرمپال)

جلد اول ۵ر جلد دوم ۶ر

جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر

چاروں جلدوں کی قیمت عصہ

الہام الہام کی تشریح کیگئی جو آریونکا ۱ر

عزت کی زندگی - وہ احکام جنکی تعمیل سے عزت کی زندگی حاصل ہوتی ہے - ار

شریعت و طریقت ان دونوں پر بحث ار

اہل حدیث کا مذہب - فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں - ۳ر

السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ آریونکے متعلق خاص نوٹ - ۱ر

نماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام عیسائی ہندو اور آریوں کی عبادتوں کا مقابلہ ۲ر

بحث تناسخ - تناسخ اور مادہ کا ابطال ۲ر

ہدایۃ الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان ۱ر

سوامی دیانند کا علم و عقل - ار

المرقات فی احکام الصلوٰۃ اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت ۳ر

اسلام اور برٹش لا - یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ - صیغہ فوجداری - دیوانی - مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے ۳ر

رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید ار

تبر اسلام - مہاشہ دہرمپال آریہ کی کتاب نخل اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۵ر

چودہویں صدی کا مسیحا - مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ - اصلی قیمت عہ کی بجائے ۳ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - ان دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے

منکرین حدیث کا رد ہے ۲ر

رشی وید - وید کی قدامت کا ابطال وغیرہ ار

ملنے کا پتہ - مطبع اہل حدیث